خطبات.

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 136

Track 1

Time 50:35

غوروفکر نہ کر نے کی وجہ سے انسان شیطان کے قریب ہو جا تا ہے ۔

عرس حیدرآباد(16-1-05))

بسم اللہ...

عزیزان گرامی قدر محترم دوستوں ،عظیمی بہن بھائیوں اس
نقشبندیہ ،چشتیہ،سہووردیہ،قادریہ،اور دوسرے سلاسل کے سالمین پر السلام و
علیکم آج کی اس مبارک اور سعید مجلس میں جو کچھ پڑھا گیا جو کچھ سنا گیا
وہ یقینا ہمارے لئے رو شن راہ ہے اور ساتھ ساتھ اس بات کا اجراک ہو تا ہے کہ
نعت شریف کے دوران ہم باری تعالیٰ کے دوران اور تقاریر کے دوران جو کیفیت
مراتب ہو ئی یا ایک ماحول اور فضا ء بنی اور ماحول اور فضا میں جو لطافت
اور انوارو تجلیات کا احساس ہوا۔ اس کے پیش نظر میں یہ کہنا کے حق جانی
ہوں کہ اللہ کے فضل و کرم سے رسول اللہﷺ کی نسبت سے اور حضور قلندر
بابااولیاء کی محبت سے یہ مجلس اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہو ئی ۔رسول
اللہﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس مجلس میں جس جگہ جس مقام پر اللہ تعالیٰ
کا تذکرہ کیا جا تا ہے وہاں ٹولیوں میں ہجوم در ہجوم گروہوںدر گروہوں
فرشتے نازل ہو تے ہیں ۔اور اللہ تعالیٰ کی باتیں غورسے سنتے ہیں اور اس
مجلس میں موجود تمام لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضورو دعائیں خیر کر تے
ہیں ۔رسول اللہ ﷺ کے ارشاد اعلیٰ کے مطابق یہ جو اولیاء اللہ کا گروہو،ہے یہ
حضور ﷺ کی نیابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں ۔ہندو ستان میں اور تمام عالم
السلام میں چین میں اور دوسرے ممالک میں جہاں بھی روحانیت کا یا تصوف رہا
اللہ کی محبت، اللہ کے رسول کے عشق کا تذکرہ آتا ہے وہاں کسی نہ کسی
طرح اولیاء اللہ کا عمل داخل سامنے آتا ہے ۔حضور قلندر بابااولیاء کے عرس کی
اس تقریب میں ہمارے پیش نظر یہ بات سامنے آتی ہے کہ جیساکہ آپ نے سنا
اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے تو رسول اللہﷺ کے مشن کے سلسلے میں جو خود
رسول اللہﷺ نے مشن کی پیشکش کے لئے سختیاں ، تکلفیں ،بر داش کیں پھر اس
کے بعد صحابہ اکرام نے اس مشن کو جاری رکھنے کے لئے جاری ساری کے لئے
قربانیاں دیں۔اس کے بعد حضرت تابش نے اس مشن کیو سنبھالا اور اس کے بعد
اولیا ء اللہ اکرام نے اس مشن کی پیشکش میں اپنی زندگیاں واقف کر دی اس نے

حضرت بڑے پیر صاحب اور دوسرے تمام بزرگان اسلام کے ساتھ حضرت ناناتاج الدین ناگپوری اور حضور قلندر بابااولیاء ہر کاروبار کے ساتھ رواں دواں ہیں ۔اس بات کو ہم اس طرح کہہ سکتے ہیں حضور پاک ﷺ کے مشن کے تسلسل کو جاری رکھنے کے لئے تمام اولیاء اللہ نے اپنی خدمات پیش کیں اور اولیاء اللہ نے اس تسلسل کو رسول اللہﷺ کے عشق کے ساتھ نسبت کے ساتھ اور محبت کے ساتھ قائم رکھا آج کا دن اسی تسلسل کی مناسبت سے ایک سعید دن ہے کہ ہم اللہ کے رسول محمد رسول اللہ ﷺکے وارث ابدال حق قلندر بابااولیائکی تعلیمات کی فروخت کے لئے قلندر بابااولیاء کے روحانی مشن کی تکمیل کے لئے یہاں جمع ہیں اور یہ ہماری یہاں کی حاضری اس بات کی شہادت فراہم کر تی ہے کہ ہمارا دل ہمارا دماغ اور ہماری روح ہمیں اس بات پرآمادہ کر تے ہے کہ ہمیں بھی رسول اللہﷺ کے مشن کی پیشکش میں اپنا پو را حصہ ڈالنا چاہئے اور کوشش کر نی چاہئے کہ اللہ کے رسول کاپیغام دنیا کے ہر ہر گوشے میں ہو نا چاہئے ۔اور نوع انسانی جس بے سکونی پریشانی سیراب بے چینی کی حالت میں مبتلا ہے وہ اللہ اور اللہ کے رسول کاعلم حاصل کر کے اپنی زندگی کو پرسکون بنائے گا ۔

اعوذ با اللہ...

بسم اللہ...

قل و اللہ ھو احد ...

ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ نے ان بچوں کا پروگرام دیکھا بہت خوبصورت پیشکش تھی بڑی محنت کی گئی اس پروگرام میں طور پر مجھے بڑی خوشی ہو ئی وہ پروگرام کے کردار جیساکہ دنیا میں سب کو علم ہے ایک آدم بھی ذات تھا ایک شیطان بھی ذات تھا ۔آدم اور شیطان کے ان دونوں کرداروں میں چاند سورج ستارے اور فرشتوں کو بھی پیش کیا گیا ۔یعنی زمین جس طرح تھی کہ جب آدم علیہ السلام نے اللہ کی فرمانبداری اختیار کی تو ان کے سر پر تاج سجارہا اور جب آدم علیہ السلام سے اللہ کی نا فرما نی ہو گئی تو(سہون) نا فرما نی ہو گئی تووہ تاج ان کے سر سے اتر گیا اور اس تاج کے اوتر نے کی بڑی جو وجہ ہو ئی جو گرامی میں بتایا گیا قبلوں میں بتا یا گیا وہ شک تھا او رشیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو نا فرمانی کے انتقاب کے لئے شک آمادہ کیا جب آدم علیہ السلام کے ذہن میں شک آگیا شجر ممنوعہ کے قریب یہ جو چلے گئے۔ تو جنت نے انہیں رد کر دیا ...عربی آیت ...کہ اب تم جنت میں نہیرہے سکتے جنت میں اگر جنت میں(سہون) نافرمانی ہو جا ئے تو جنت اسے رد کر دیتی ہے ہکہانی یا واقعہ اس طرح بتا یا جا تا ہے جوقرآن پاک میں بیان ہوا ہے کہ ا للہ تعالیٰ نے فرشتوں کو جمع کیا ۔فرشتو ں کے ساتھ ساتھ جنات بھی تھے، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو جمع کیا قال انی جعلنی فل الا ض خلیفہ...سب کو جمع کیا اور فرما یا کہ زمین میں اپنا نائب بنا نے والا ہوں قالا جعلون... فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کا

جب ارشاد سنا تو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے استفانیت سوال کیا ابھی وقار
صاحب نے ایک بڑی اچھی بات کی اس با ت کو بڑی

Appreciate

کرنا چاہئے کہ سلسلہ عظیمیہ کا ایک بہت بڑا کارنامہ کہہ لیجئے ہوہ یہ ہے کہ
سلسلہ عظیمیہ اپنے شاگردوں کو اس با ت کی دعوت دیتا ہے اسرار کرتا ہے کہ
سوال کرو جو بات سمجھ میں نہ آئے ہم سے پوچھو،دس با ر پوچھو ،بیس پوچھو
سوال کرو اگر استاد آپ کے سوال کا جواب نہیں دے سکتا تو وہ مکمل استاد
نہیں ہے ہاستاد کا مطلب تویہ ہو تاہے شاگرد مطمئن کر دئے جب آدمی خود
مطمئن ہو گا جب ہی دوسروں کو مطمئن کر ے گاہتو قالو و تجعلو فیہ ...
فرشتوں نے اللہ سے پو چھا سوال کیا ہم پو چھنا چا ہئے قالو تجل فیہ... یہ جو
آپ نے آدم آپ نے بنایا ہے اس کو آپ نائب اور خلیفہ بنا نے والے ہیں یہ تو فساد
بر پا کر ے گا زمین میں فساد بر پا ہو جا ئے گا خون خرابہ کرے گا ہزمین پر خون
پھیل جا ئے گا اور اگر آپ نے اس آدم کو اس لئے بنا یا ہے یہ آپ کی عبادت کرے
نحل یصبوح...اس لئے تو ہم آپ کی عبادت کر رہے ہیںہ آپ نے ہمیں حکم دیا
کھڑے ہو جا ئو ہم ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو ئے ہیں ،آپ نے یہ چاہا ہم آپ کو
رکوع کرے آپ کے سامنے جھکے رہے ہم جھکے ہو ئے ہیں ،آپ کی یہ خواہش ہے
کہ ہم سجدے میں گرے رہے تو ہم سجدے سے سر کی نہیںاٹھا سکتے ،ہم آپ کی
پاکی بیان کر تے ہیں ...عربی آیت نحنل ...اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا یہ سوال سنا
...یہ نہیں کہا خاموش ہو جا ئو بس ...جیسے کہ ہمارے یہاں دانشور ہیں وہ
کہتے ہیں بس خاموش ہو جا ئو ،مجھے یاد ہے کو ئی اب سے پچاس سال پہلے
کی بات ہے میں جامع مسجد ناظم آباد میں نماز پڑھنے گیا عصر کی نماز تھی ہتو
وہاں ایک بزرگ تھے انہوں نے امام صاحب سے سوال کیا امام صاحب یہ جو
مسئلہ ہے کہ یہ بچوں کو جب جماعت ہو تو دائیں طرف کھڑے کرو بائیں طرف
کھڑے مت کرو یہ کیوں بائیں طرف کھڑے ہو نے میں کیا کیا مسئلہ ہے تو حضور
شریعت کا مسئلہ ہےہ انہوننے کہا شریعت کا مسئلہ تو ٹھیک ہےہ مجھے تو پتا
ہے اس بات کا وہ ذرا کم بھی سنتے تھے ہانہوں نے کہا میانہوں نے کہا میں یہ
جا ننا چاہتا ہوں کیا اس میں کیا حکمت ہے کیا اللہ تعالیٰ کا رد ہے تو انہوں نے
کہا آپ شریعت میں ہیشریعت کے بارے میں حجت کر تے ہیں کو ئی شریعت
میں حجت نہیں بس وہ کہتے ہیں کیا فر مایا، کیا فرمایا اور امام صاحب توروح
کو ڈھل کر چلے گئے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں سوال کرو تفکرون ...ذکر کروتفکرون
...اللہ تعالیٰ کی آیا ت کو دیکھو ،غور کرو، ذکر کرو ،دوہرا وبار بار دوہراو، جب
تک سمجھ میں نہ آئے دوہرا تے چلے جائو ،دوہرا تے چلے جائو قرآن سمجھو ولقد
یسرنا...ہم نے قرآن کا سمجھنا آسان کر دیا اگر تمہاری سمجھ میں نہیں آتا پھر
سمجھو ،پھر سمجھو ،پھر سمجھو ہم وعدے کر تے ہیں ہم قرآن تمہیں سمجھا
دینگے ولقد یسرنا القرآن...ہم نے ہر انسان کے لئے قرآن کو آسان کر دیا تو اللہ

تعالیٰ نے فرشتوں کے سوال کے بعد یہ نہیں فرمایا ؛کہ خاموش ہو جا ئو اللہ
تعالیٰ نے فرمایا ؛قالا انی عالم مالم یعلم ...جو میں جا نتا ہوں وہ تم نہیں جانتے
لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ صاف کردیا کہ بھئی جائو درخواست ہوگئی جا ئو بس
ہم جو جا نتے ہیں تم نہیں جا نتے اللہ تعالیٰ نے اس فرشتوں کے اطمینان کے لئے
اور جنات کے اطمینان کے لئے آدم کو علوم سیکھا ئے ۔نیابت اور خلافت سے متعلق
آدم کو علوم سیکھا ئے ۔ظاہر ہے وہ علوم نہ فرشتے جا نتے تھے ،نہ جنات جا نتے
تھے وعلما آدم الاسماء ...ہم نے آدم کو کائنات سے فارمولوں کا علم سیکھا دیا ۔
دسکیشن سیکھا دیا وعلما آدم لاسمائ...ثم اردرنہ علی ملائکہ...پھر آدم کو علم
سیکھا دیا آدم کی جو صلاحیت ہے اس کے بارے میں آدم کا اطمینان کر دیا ۔اس
کوزیور تعلیم سے آراستہ کر نا ہے فرشتو ں کے سامنے ثم اردہ...اور کہا فقالا ...
آدم علیہ السلام نے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو علوم سیکھا ئے وہ بیان کئے فرشتوں
نے وہ علو م سنے اور پھر اس نے اس بات کا اطراف کیا مثلاً تصور کر یں کہ آپ
اپنے شعور کو تھوڑا سا یکسوںکر کے تصور کریں کہ بہت بڑا میدان ہے آسمان
میں یاآسمان ہے بہت بڑا وہاں کروڑوں فرشتے کروڑوں جنات ہیں،اللہ تعالیٰ
عرش پر بیٹھے ہو ئے ہیںاور اعلان فرما رہے ہیں اے فرشتوں اب میںاپنا ایک نائب
بنا نے والا ہوں یہاںیہ مسئلہ بھی غوروطلب ہے کہ نائب بنانے والا ہوں اس کا
مطلب ہے کائنات میں پہلے سے زمین موجود تھی زمین بھی موجود ہے انی
جعلون فی الارض خلیفہ ...زمین میں نائب بنانے والا ہوں۔ زمین موجود ہے آدم
سے پہلے زمین موجود ہے۔ زمین کا انتظام و انتحاب بھی موجود ہے ۔زمین کا
ایڈمسٹریشن بھی موجود ہے ضرورت پیش آگئی کہ زمین کو فساد دے بچانے کے
لئے ایک نیا ایدمسٹریشن قائم ہو ۔ ایک نیا ایڈمنسٹریشن بنا دیا جب فرشتوں نے
یہ دیکھا کہ یہ تو آدم جو ہے یہ ان ہی عناصر سے تخلیق ہوا ہے جن عناصر سے
پہلی مخلوق تخلیق ہو ئی وی ہے جو فساد بر پا کر رہی ہے ۔تو یہ بھی فساد بر
پا کرے گا ۔تو اللہ تعالیٰ نے آدم کو ایک نئے علوم سیکھا ئے اور فرشتوں کے سامنے
جب آدم نے جب علوم کو بیان کیا تو فرشتوں نے کہاہم تو اللہ میاں اتنا ہی جا
نتے ہیں جتنا آپ نے ہمیں سیکھا دیا ہے قالو لا علما لا نا ...ہم تو اتنا ہی جانتے
ہیں جتنا آپ نے ہمے سیکھا دیا ہے باقی علم و لالحکیم تو آپ ہیں۔ فرشتوں نے
سجدہ کیا ابسجدہ کی بھی بات بڑی غوروطلب ہے ۔ ا اب ایک لاکھ چوبیس ہزار
پیغمبروں کی تعلیمات پراگر غور کیا جا ئے تواس کا خلاصہ صرف اور صرف یہ
ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علاوہ کسی کی ربوبیت قبول نہیں کر تا وحدہ لا شریک ہے
...اللہ بت پرستی کی ایجازت نہیں دیتا ،کسی بھی حال میں چاہے وہ آگ
ہو ،چاہے وہ مٹی ہو ،چاہے وہ بت ہو چاہے وہ درخت ہو ،چاہے وہ انسان
ہو ،چاہے اللہ تعالیٰ اس بات کو چاہے ؤپ پورا قرآب پڑھ لیں تمام پیغمبروں کی
ایک ہی تعلیمات ہے پرستش کے لائق واحدذات اللہ ہے۔ اللہ شرک کو پسند نہیں
کر تا اور جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے یہ کہا ؛کہ آدم کو سجدہ کرواگر سجدہ
وضیت کا ہو تاتو پھر تو یہ بڑی عجیب بات ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ شرک کو پسند

نہیں کرتا سجدے سے مراد یہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرشتے سے یہ کہا کہ اب جو
ایڈمسٹریٹر زمین کا ہم نے بنایا ہے۔ اب اس کی حاکمیت کو تسلیم کرو، اب تم
فرشتے ہو محکوم ہو آدم حاکم ہے۔جو کچھ آدم چاہے گا وہ تمہیں کر نا ہے۔ تو
سجدے کا مطلب کوئی یہ نہیں تھا کہ آدم نے اللہ تعالیٰ کوناعوذ با اللہ استغفار
کوئی اپنے ساتھ مقام بنا دیا کہ کہا اسے بھی سجدہ کرو حاکمیت قبول کرو اب
جیسے ہمارے صدر ہیں وہ مشرف صاحب ہیظاہر ہے وہ حاکم ہیں ہم ان کے
محکوم ہیں ہمیں ان کی حاکمیت کو بر حال تسلیم کر نا ہے۔ ورنہ سارا انتظام
خراب ہو جا ئے گا ،نظام ٹوٹ جا ئے گا اگر حاکمیت قبول نہیں کی گئی ۔پھر آدم
علیہ ا لسلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ؛کہ اب تم دونوں یا آدم سکن ...اے آدم اب
تم اور تمہاری بیوی یا آدم سکن انتا زوجکل جنہ... اے آدم تو اور تمہاری بیوی
دونوں اب تم جنت میں رہو تم حاکم ہو کائنات کی حاکمیت ہم نے منتقل کر دی
تمہیں اپنی اختیارات منتقل کرکے ۔اپنے اختیارات دے کر حاکم کہ اعلیٰ تو ہم ہی
ہیں لیکن ہمارے گورنر تم ہو۔ ہمارے نائب تم ہو اب تم اور تمہاری بیوی جنت
میں رہو۔اب ایک بڑا عجیب آپ نے سنا ہوگاہم نے تو یہی پڑھا کتابوں میں کہ
آدم جنت میں تھے بڑے اداس ہو گئے، بڑے پریشان ہو گئے، پھر انہوں نے حوروں
کو دیکھا بر حال وہ جن سے مخالف ہیں مردان بات کو تو انہوں نے کہا میرے
ساتھ اللہ تعالیٰ ایسا کر مجھے بھی کو ئی ساتھی عطافرمال اللہ میاں نے ساتھی
اب جنت میں بھی جا ئیں آدم یا آدم سکن زوجہ جنتہ...اے آدم تو اور تیری بیوی
جنت میں رہو ۔اس کا مطلب ہے آدم اور حوا کی تخلیق یکساں ہو ئی ہے آدم
اورحوا کو جس طرح نیابت اور خلافت آدم کو ملی نیابت اور خلافت کی جو
صلاحیت اللہ تعالیٰ آدم کو منتقل کی اس کا حصہ حوا کو بھی منتقل ہوا۔ ایسا
نہیں ہے اگر آدم حاکمیت اور حوا بچاری کچھ نہیں ۔ تیسری بات اس میں بہت
غور طلب یہ ہے میں خواتین سے خاص طور سے ہماری طرف متواجہ ہو ں اس
پر غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے سڑھی ہو ئی گوندھی ہو
ئی مٹی سے گاڑے سے آد م کا پتلا تخلیق کیا ایک جگہ یہ ہے کہ...عربی آیت ...کہ
ہم نے بجری مٹی یعنی خلاء سے آدم کا پتلا تخلیق کیا ...ونفخت فیہ من روحیہ...
پھر ہم نے اس میں اپنی جان ڈال دی بلکہ اس کا ترجمہ یہ ہے ونفخت فیہ من
روحیہ...اپنی روح میں سے روح ڈال دی ،جان میں سے جان ڈال دی وہاں کو ئی
پتلے میں تخصیص نہیں ہے عورت میں ڈال دی یا مر دمیں تو اب اس کا کیا
مطلب ہوا آدم اور حوا دونوں اللہ تعالیٰ کے علوم کے عامل ہیں۔ دونوںمیں ایک
روح ہے وہ جنت میں رہے، غلطی ہو ئی ،شیطان نے بہکا یا ،وسوسہ ڈالا، اس
درخت کے قریب پھسلا کر، بہکا کر ،اور بہکایا کیا حضور قلندر بابااولیاء کے ارشاد
کے مطابق ؛کیا بہکا یاشیطان نے کہا کچھ پتا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس
درخت کے قریب جانے سے منا کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے جب اس درخت کا راض
کسی کو معلوم ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق وہ جنت سے با ہر
نہیں جا تے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جنت سے نکالنا چاہتے ہیںتو اگر تم نے اس در خت

کے قریب نہیں گئے اس درخت کاراض معلوم نہیں کیا تو تم پتا نہیںکب جنت سے
نکا ل دئیے جا ئو گے اور اگر تم نے اس درخت کاراض معلوم کر لیا تو اللہ تعالیٰ
تمہیں نہیں نکا لیں گے انہوں نے اپنا بنایا ہوا قانون ہے ایسا دھو کا دیا انہو ں نے
انہوں نے کہا بھئی ٹھیک ہے ہم تو جنت میں سے نکلنا ہی نہیں چا ہتے ۔اس
وسوسے نے آدم علیہ السلام شجر ممنوعہ کے قریب چلے گئے۔ لیکن جیسے ہی وہ
شجر ممنوعہ کے قریب گئے ان کے اندر یہ احساس پیدا ہوگیاکہ ہم اولیاء ہیں
ہمارا لباس ااتر گیا۔ لباس سے مراد نہاتی کپڑے نہیں ہیںلباس سے مراد ہر
انسان کی ایک مکمل طرز فکر ہے۔ جنت کی طرز فکر میں درار پڑ گئی ہی۔ تو
برا ہو گیا بھئی اللہ تعالیٰ کی اتنے انعامات کے ہمیں حاکم بنا دیا پو ری کا ئنات کا
اور ہم اللہ تعالیٰ کا اتنا سا کہنا نہیں مان سکے یہ تو ہم سے بھول ہو گئی ،یہ
تو ہم سے نا فر مانی ہو گئی اور اب اللہ تعالیٰ ہم سے کیسے خوش رہے۔ گے جب
ہم سے نا فرمانی ہو گئی ۔جیسے ہی یہ بات ذہن میں آئی لا تقربا ھذی شجر...
اللہ نے خود کہا تھا اگر اس درخت کے قریب چلے گئے تو پھر تم اپنے اوپر ظلم کرو
گے اور اپنے آپ کو ظالم قرار دو گے۔ خود ہی وتکون من الظلمین...تو آدم علیہ
السلام نے اور حوا نے اماں حوا نے محسوس کیا یہ ہم سے بہت بڑا ظلم ہو گیا ہے
بھول ہو گئی سے ہو گیا ۔اللہ تعالیٰ کی نا فرما نی ہو گئی اور دو نوں کو ابھی
میں نے کہا نے جنت سے اتر جا ئو تو وہ جنت سے زمین پر آگئے وہا ں بھی آپ یہ
دیکھتے ہیں ایسا نہیں ہوا اگر آدم شجر ممنوعہ کے قریب گئے تھے تو حوا نے کو
ئی قصور نہیں کیا تھا تو انہیں کیوں نکا لا اور اگر اماں حوا سجر ممنوعہ کے
قریب گئی تھی تو حضرت آدم نے کو ئی قصور نہیں کیا تھا۔بھئی ایک بیوی کر
تی ہے کیا شوہر کو بھی سزا ملتی ہے یا شوہر چورفی کر تا ہے میاں بیوی
دونوں کو جیل میں ڈال دینگے کیا ۔اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن میں اس چیز کا
انصاف کر تاہے اس کا مطلب ہے دونوں کی طرز فکر میںخرابی پیداہوئی ۔ابہام
پیدا ہوا، شک پیدا ہوا، اوردونوں کو زمین پر پھینک دیا گیا اب زمین پرآنے کے بعد
بھی یہ بہت رو ئے دھوئے آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے معافی تلافی بھی کر لی
اور یہ فرما یا ٹھیک ہے غلطی ہو گئی اب اس کی تلافی یہ ہے کہ جو لباس اتر
گیا جنت کا اس کی جو طرزفکر تم سے دور ہو گئی اس طرز فکر کو دو بارہ
حاصل کرو جب تم دو بارہ حاصل کرو گے ہم تمہیں جنت میں بھیج دیں گے ۔اس
طرز فکر کو حاصل کر نے کے لئے اور اس طرز فکر سے حصول کے ذرائع بتا نے کے
لئے اللہ تعالیٰ نے اہتمام کیا ۔اس لئے اللہ تعالیٰ رحم وکریم ہے ۔ستار العیوب ہے
غفارولزنوب ہے اپنے بندوں سے بہت محبت کر تا ہے بہت محبت اتنی محبت کر
تے ہیں کو ئی الفاظ نہیں بتا نے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ابھیجے اور
کو ئی ایسی بڑی بات بھی نہیں ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں بھئی جھوٹ نہ بولو ،اللہ
تعالیٰ کہتے ہیں شرک نہ کرو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں حقوق العباد پو رے کرو ،اللہ
تعالیٰ کہتے ہیں کم نہ تو لہ جتنے پیسے دئے ہیں اتنی چیزوں دو ،اللہ تعالیٰ کہتے
ہیں ذخیرہ اندو دیانہ کرو ،تو جتنے احکامات کی الہیاں ہیں آپ لوگ غور سے

سنیں جتنی احکامات الہیاں ہیں اس میں کہیں بھی اللہ کا کو ئی فائدہ نہیں ہو
تا۔ذخیرہ اندودیاآپ کر تے ہیں آپ کے بھائیوں کو پریشانی ہو تی ہے ۔ملاوٹ آپ
کرتے ہیں آپ کے بھا ئی بیمار ہو تے ہیں، آپ حق تلفی کرتے ہیں کوئی آپکی حق
تلفی کر ے گا،آپ کسی کو قتل کر دیں کل کو کو ئی آپ کو قتل کر دے گا ۔اس
میں اللہ تعالیٰ کا کیا فا ئدہ جتنی اچھا ئیاں ہیں ان سب کا فائدہ انسان کو ہے
یااللہ کو کو ئی فائدہ نہیں اب آپ نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں، فرشتے بھی
نماز پڑھتے ہیں تو اللہ میاں کا کوئی محتاج ہے نہیں نماز اس لئے پڑھا ئی جا تی
ہے کہ نماز اللہ اتعالیٰ سے رابطہ اور قربت کا ایک ذریعہ ہے۔ اگر اس ذریعہ سے
آپ اللہ تعالیٰ کے قریب نہیں ہو تے پھر پتا ہے آپ کو قرآن کیا کہتافویل
لمسلین...اگر نمازی اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں ۔ اگر نماز میں حضور قلب
نہیں ہو تا ،اگر نماز وسوسوں کا شکار ہو جا تی ہے، وہ نماز نمازی کے لئے دوزخ
ہو جا تی ہے، فویل لمسلین... آپ کہیں گے صاحب نماز میں تو خیالات بھی آتے
ہیں ۔کیا کریں نہیں غلط کہتے ہیں آپ اکائونٹ ۔یجب حساب کر نے بیٹھتے ہیں
جس طرح آپ کو نماز اور خیالات میں وسوسے آتے ہیں اگر حسا ب کرنے میں لا
ئیں تو آپ کی نوکری کتنے دن چلے گی ۔ایک خاتون کھا ناہے وہ کھانا پکا تی ہے
مسلسل خیال ہے کیا وہ کھانا وہ اچھا پکا لے گئی ۔ایک بچہ ہے وہ امتحان کی
تیاری کر تا ہے وسوسوں کا شکار ہو جاتا ہے کیا وہ امتحان میں پاس ہو جا ئے
گا ۔ایک انجینئرہے وہ نقشہ بنا تا ہے ذہنی انتشار ہے ۔کیا وہ کمرہ غسل خانہ
برانڈہ صیحح خطوط سے نقشہ بنا دے گا آپ کھا نا کھاتے ہیں کھا نا کا لقمہ آدمی
نہ بجا ئے منہ کے ناک میں ڈالا ہے ۔جھوٹ بولتے ہیں نماز میں انتشار خیال ہو تا
ہے دنیا کے ہر کام میں یکسوئی ہے کو ئی آدمی اب کھا نا منہ کے بجا ئے ناک میں
نہیں ڈالتا ہے۔ آپ اپنے آپ سے جھوٹ بول رہے ہیں ۔ وما کرون وماکرواللہ...
اللہ کو دھو کا دیا اللہ کے ساتھ مزاق کیا اللہ سے با تیں بنا ئی اللہ خیرو ...اللہ
بہت اچھی تقدیریں جا نتا ہے ۔اگر کو ئی انسان یہ کہتا ہے مجھے نماز میں
یکسوئی نہیں ہو تی خیالا ت آتے ہیں ۔شیطانی وسوسے آتے ہیں ،تو حساب کر
تے ہو ئے خیاکلا ت نہیں آتے، امتحان میں خیالات کیوں نہیں آتے امتحان کی تیاری
کر نے میں خیالا ت کیوں نہیں آتے ،کھا نا پکا تے وقت منتقل خیالی کیوں نہیں ہو
تی ڈرائیونگ کر تے وقت وسوسے میں آپ ذرا ڈرائیونگ تو کریں ہاتھ پیر چھوٹتے
نہیں چھوٹتے یہاں سے آپ پشاور چلے جا ئیں ڈرائیونگ کر تے وقت ہاتھ بھی، پیر
بھی ،دماغ بھی ،آنکھ بھی،کان بھی ہر چیز بالکل ہر چیز

alert

یکسوئی کے ساتھ کا م کرے گی ۔یہاں سے پشاور تک آپ اگر،چھتیس گھنٹے میں
پہنچتے ہیں تو چھتیس گھنٹے آپ کے ذہن میں یکسوئی رہتی ہے پانچ منٹ نماز
میں آپ کا ذہن یکسوں نہیں رہتا یہ

fraud

ہے، جھوٹ ہے ،اپنی جان کے ساتھ دھو کاہے سوال یہ کیوں نماز میں یکسوئی
نہیں ہو تی ؟نماز میں یکسوئی اس لئے نہیں ہوتی کہ جب آپ گاڑ ی چلا تے ہیں
تو آپ کے ذہن میں یہ بات ہو تی ہے اگر ذرا سا بھی خیال اِدھر اُدھر ہوگیا ہمارا

Accident

ہو جائے گا ہمیں مر ناہی مر نا ہے کوئی مر ے یا نہ مر ے ہمیں تو مر نا ہی مر
نا ہے ۔کھا نا پکا تے وقت خاتون اس لئے یکسوں رہتی ہیں اسے پتا ہے اگر میں
یکسوں نہ رہی تویقینامیرا ہاتھ جل جا ئے گا ہے۔ہاتھ جل گیا اب کیا ہوا بھئی ...
میں بے خیالی ہو گئی تھی ہاتھ جل گیا۔ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ۔ہر آن ،ہر
لمحہ معاف ہی کر تا رہتا ہے۔ معاف ہی کر تا رہتا ہے ہم لوگ اللہ تعالیٰ کی
معافی کے لا پیدا کنار سمندر سے تجزیاب ہوتے ہو تے گستاخیاں کر تے ہیں ۔کو
ئی بچہ گستاخ ہو جا تا ہے ماں با پ زیادہ پیار کر تے ہیں دیکھیں اللہ تعالیٰ پھر
بھی کتنے آپ گستاخ ہو جائیں اللہ تعالیٰ محبت کر تا ہے وہ کہتا ہے پھر آن یعنی
درگا ئے آن درگا ئے امید میں ہزار بار توبہ مانگو میری درگاہ نہ امید ہو نے کی
درگا ہ نہیں ہے اگر تو اپنی تو بہ کو ایک ہزار مر تبہ بھی تو لتا ہے فکر نہیں کر
میرے پاس آجا دس ہزار با ر اگر توبہ کر نے سے بار بارتوبہ چھوڑ میرے پاس آ آ تو
صیحح یہ اگر بات وسیع ہے میں رحمت ہوں رحمت قل ہوں اے انسان میں نے
تیرے لئے یہ زمین بنا ئی اس زمین کے اندر محفوظ رہے۔ میں تو ایک بھی نہیں بناتا
مجھے تو کو ئی

food

کی بھی ضرورت نہیں ہے ،مجھے تو سائے کی بھی ضرورت نہیں ہے، میں نے تو
زمین پر درخت اگا ئے میں نے تیرے لئے پانی پیدا کیا، زمین کے اندر بھی پیدا کیا،
آسمان سے بھی بارش بر سائی اس لئے کہ تو خوش رہے۔ تیرا پیٹ بھر جا ئے ،میں
نے تجھے نو مہینے بند کو ٹری میںغذاادی میرا کیا فا ئدہ اس میں آپ بتا ئیں ...؟ہم
اتنے سارے لو گ ماں کے پیٹ سے پیدا ہو ئے ہیں ہمارے پیدا ہو نے سے اللہ کوکیا
فا ئدہ ہو گیا؟ بتائیں کیا فا ئدہ ہو ا اللہ کو ...؟ابھی تو پیدا بھی نہیں ہوا ابھی
تو نے دنیا میں قد م بھی نہیں رکھا ہمیں تیری روزی کی فکر ہے۔ ہم نے تجھے
ماں کے پیٹ میں بھی روزی دیے اب تو کیونکہ ماں کے پیٹ سے باہر آیا روزی کا
جو طریقہ کار ہے وہ سب تبدیل ہو گیا۔ ہم نے تیری پیدا ئش سے پہلے تیری ماں
کے سینے کو دودھ سے بھر دیادسترخوان بنا دیا ،تو بیٹھ نہیں سکتا تھا ،تو لیٹ
نہیں سکتا تھا ،تو اٹھ نہیں سکتا تھا، تو مکھی بھی نہیں اڑا سکتا تھا ،ماں کے دل
میں تیری لئے ممتا ڈال دی ماں کے دل میں شفقت ڈال دی ،ماں نے نچوڑ نچوڑ کر
اپنا خون دودھ کی شکل میں اوڈیل دیا اور کبھی یہ نہیں سو چا میں اپنا خون اس
بچے کے اندر اوڈیل رہی ہوں ۔تو بڑا ہوا تجھے عقل دی ،شعور عطا کیا ، ہاتھ پیر
مضبوط کئے،کمر مضبوط کی وہ کمر جو ہل نہیں سکتی تھی ،کروٹ نہیں بدل
سکتی تھی ،اس کمر کو اتنی طاقت بخش دی کہ وہ جب مزدوری کر ے تو ڈھائی

من کی بوری اٹھا کر اِدھر سے اُدھر کر دیتے ہیں آپ تصور تو کریں ایک نو زیدہ بچے
کو سامنے رکھیں ہم سب نو زیدہ بچے ہیں کوئی بڑا نہیں پیدا ہوا آپ ہم اس
طاقت میں چل رہے ہیں ،پھر رہے ہیں ،ایک نو زیدہ بچے کے بارے میں تصور کر
کے ذرا سو چیں یہ اللہ تعالیٰ کا انعام نہیں ہے اور اس انعام سے اللہ بچتا ہے ۔
میں تو یہی سو چتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو کیا فا ئدہ سورج بنایا دھوپ نکل
رہی ہے سب سورج نہ نکلے یہاں کیڑوں مکوڑوں کے سوائے کچھ ہو گا سب کھا
جا ئیں گے ، چاند بنا یا،ستارے بنا ئے ،ستاروں سے قرآن پاک میں ہے ستاروں سے
لوگ راستے دیکھتے ہیں ،یہ ساری جو کائنات بنی آپ کی جوبا ڈی ہے اس میں
دل رکھ دیا اندراس میں پھیپھڑے رکھ دئیے اندر،اب آکسیجن کے بغیر گزارہ نہیں
ہے سارے پتا نہیں ساڑھے ساتھ ہزار کاسلنڈر آتا ہے اور چھتیس گھنٹے سے چلتا ہے
اور اس کی تکلیف الگ ہے وہ ایک دفعہ جہاں رکھ دیا نہ وہ سانس آرام سے
نہیں آتا اس سے تو یہ جو آپ آکسیجن کھارہے ہیں مفت کی اللہ میاں کو کیا
فائدہ ہے ،آپ کو جو تندوستی توانائی ،انر جی عطا کی ہے ،آپ تو اس ساری
توانائی کو نہ کہ مخالفت میں خرچ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی توانائی کو آپ اللہ
کی مخالفت میں خرچ کر رہے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی مطا بق استعمال
کر رہے ہیں ،سب بو لیں... اگرآپ اس توانائی کو اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کر
یں تو ا س میں اللہ کا کیا فائدہ ہے ؟فائدہ کس کاہے ...؟تو اللہ تعالیٰ نے یہ جو
نظام کا ئنات اور جب اللہ تعالیٰ کا پروگرام پو را ہو ا جو کچھ اللہ تعالیٰ نوع
انسانی کی شعوری ساکت کے مطا بق اب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ...الیوم اکملت ...
لکم دینکم ...کہ آج کے دن دین کی تکمیل ہو گئی ،نوع انسانی کا جتنا شعور ہے
اس کے مطا بق اس کا ،میں بتا نا تھا محمد ﷺ کا ہم نے بتا دیا ،جب وہ بتا دیا تو
مزید پیغمبر آنے کی گنجا ئش نہیں ہے ،تووقت کا اختتاء ہو گیا کیوں ہو گیا ... ؟
دین کی تکمیل ہو گئی یعنی اللہ تعالیٰ نے شعوری ساکت کے مطا بق جو کچھ
انسان کو سمجھا نا چا ہا وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت ہے،اب جس انسان کو
رہنما ئی حاصل کر نی ہے وہ میرے محبوب رسول اللہﷺ کی رہنما ئی قبول کر ے
اور رسول اللہﷺ پر نا زل ہو نے والی کتاب قرآن کریم پر تفکر کریں اگر وہ یہ
نہیں کر تا تو اس کے لئے دین کی تکمیل نہیں ہو ئی یہ بہت سو چنے کی بات ہے
،دین کی تکمیل ہو گئی کس پر ہو ئی حضور پاک ﷺ پر حضور پاک ﷺ پر دین کی
تکمیل ہو گئی ،اب اگر حضور پاک ﷺ کی سیرت طیبہ پر عمل ہو تا ہے تو دین
کی تکمیل ہو گئی ،اگر رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر عمل نہیں ہوتا ہے تو
دین کی تکمیل نہیں ہو گئی ،اور رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ سارا کا سارا
قرآن ہے یحبولاللہ...میرے محبوب بندے ﷺ سے جتنی کو ئی محبت کر تا میں اس
سے محبت کر تا ہے میں اس سے کئی زیادہ محبت کر تا ہوں تو آدم اور حوا کا یہ
جو قصہ ہے اس کا اختتام اس کا رب الباب یہ ہے اللہ تعالیٰ نے جو کا ئنات کا
نظام بنا یا ہے اس نظام کے کچھ قاعدے اور ضابطے بنا ئے تاکہ نظام میں کو ئی
فساد برپا نہ ہو، کو ئی خرابی نہ ہو،اور وہ سارا کا سار نظام حضور پاک نے

قرآن کی صورت میں اپنی امت کے سامنے رکھ دیا ہے ۔اگر وہ قرآنی نظام آپ
سمجھ لیتے اگر رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کا آپ مطا لعہ کر لیتے تو آپ کا
میاب ہیں ۔اگر وہ قرآنی نظام آپ سمجھ لیتے ہیں اگر رسول اللہﷺ کی سیرت
طیبہ کا آپ مطالعہ کر لیتے ہیں تو آپ کامیاب ہیں اور اگر اس کے خلاف زندگی
گزر رہی ہے تو اللہ تعالیٰ نے خود فر مایا ...خسرت دنیا ولاخرہ...دنیا میں بھی
گھا ٹا آخرت میں بھی گھا ٹاذلک ...یہ تو بڑے ہی گھاٹے میں جتنے اولیا ء اللہ ہیں
ان کی تعلیمات ہیں جو انبیاء ہیں۔ جتنے مسلمین ہیں ان کی بھی یہی تعلیمات
ہے ۔جو انبیاء علیہم الصلوٰ ة والسلام ہیں۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ ہم لو گ
مادی دنیا میں اتنا زیادہ مکرم کہ ہمیں اللہ اور اللہ کے رسول اللہﷺ کے قانون کا
احسا س ہی نہ رہا ۔ہم اللہ کے رسول اللہﷺ کی زبانی محبت کا دعویٰ تو کر
سکتے ہیں لیکن جب رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ کا معاملا آتا ہے وہاں ہمیں
کہیں ہم دوسروں کو تو بہت نصیحتۓ کر تے ہیں ۔اپنے گربان میں جھا نک کر
کبھی نہیں دیکھتے ہر آدمی اس کی فکر میں ہے کہ میں اس کی اصلاح کر و ں
ہر آدمی اس بات میں بڑے زو ق وشوق میں کہ میں اس کی اصلاح کر دو
ں ،میں اس کو اچھا کر دوں، میں اس کو یہ مشورہ دے دوں ۔جب تک انسان کی
اپنی اصلاح نہیں ہو گی وہ دوسرے کی اصلاح کا اگر دعویٰ کر تا ہے تو وہ اپنی
ذات کو دھو کا دیتا ہے ۔حضرت عمر کا بڑا مشہو ر واقعہ ہے اس میں میں ختم
کر تا ہوں دیر بہت ہو گئی ایک خاتون حضرت عمر کی خدمت میں ایک بچے کو
لیکر آئی اس نے کہا یا یاامیرو المومینین میرا بچہ گڑ بہت کھاتاہے۔ آپ نے سنا
ہوگا میرابچہ گڑ بہت کھا تا ہے اور میرے حالات ایسے نہیں ہیں یہ اتنا گڑ کھا تا
ہے میں اس کو اتنا گڑ فراہم کروں حضرت عمر نے یہ سنا اور سننے کے بعد فرمایا
اایک ہفتے کے بعد لیکر آنا ۔ایک ہفتے کے بعد پھر لیکر آئی تو حضرت عمر نے اس
سے کہا بیٹا تمہاری اماں پریشان ہو تی ہیںگڑکم کھا یا کر وہ ان کو پریشانی نہ
ہو جب وہ خاتون چلیں گئیں ۔دوسرے جو وہاں صاحبان بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے
پو چھایا امیرولمومینین یہ بات کہنے کے لئے آپ نے ایک ہفتے انتظار کر وایا یہ تو
اسی دن کہہ دیتے بات یہ ہے کہ مجھے خود گڑ کھا نے کا بہت شوق تھاتو میں نے
ایک ہفتہ پریکٹس کی ہے میںگڑ نہ کھا ئوں اب میری بات کا س کے ااوپر اثر ہو
گا ۔اگر میں پہلے دن کہہ دیتا تو اس کے اوپر اثر نہ ہو تا تو ہماری صورت یہ ہے
کہ ہم اپنی اصلاح کی طرف نہیں کر تے ہر آدمی دورے آدمی کی اصلاح میں لگا
ہوا ہے ۔اب میں تھک گیا ہوں ۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش رکھے اور اس
مبارک محفل میں آپ سب حضرات کی تشریف آوری کا بہت شکریہ ، انتظامیہ
مراقبہ ہال کا بہت شکریہ، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اپنے سے ہم نے جو کچھ
سنا اس کو سمجھیں اور اس پر عمل رک نے کی ہمیں توفیق عطا فرما ئے اور
رسول اللہﷺ کی نسبت سے اولیا ء اللہ سے ہمیں محبت کر نے کی توفیق عطا
فرمائے آمین یارب العالمین ۔اختتام